بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يَّتَّبِعْ مَا مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۹ امان ۱۳۴۷ ہش ۹ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ ۹ مارچ ۱۹۶۸ء | نمبر ۵۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبولیتِ دُعا کے واسطے چار شرطوں کا ہونا ضروری ہے

تقویٰ، درد و اضطراب، وقتِ اصفیٰ، صبر و استقلال

"قبولیتِ دعا کے واسطے چار شرطوں کا ہونا ضروری ہے۔ تب کسی کے واسطے دعا قبول ہوتی ہے۔ شرطِ اوّل یہ ہے کہ اتقا ہو یعنی جس سے دعا کرائی جاوے وہ دعا کرنے والا متقی ہو۔ تقوےٰ احسن و اکمل طور پر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں پایا جاتا تھا۔ آپ میں کمال تقوےٰ تھا۔ اصل تقوےٰ کا یہ ہے کہ انسان عبودیت کو چھوڑ کر الوہیت کے ساتھ ایسا مل جاوے جیسا کہ لکڑی کے تختے دیوار کے ساتھ ملکر ایک ہو جاتے ہیں۔ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی شے حائل نہ رہے۔۔۔ تقوےٰ کے مضمون پر ہم کچھ شعر لکھ رہے تھے۔ اس میں ایک مصرعہ الہامی درج ہوا وہ شعر یہ ہے ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے ٭ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس میں دوسرا مصرعہ الہامی ہے جہاں تقوےٰ نہیں وہاں حسنہ حسنہ نہیں اور کوئی نیکی نیکی نہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف کی تعریف میں فرماتا ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ قرآن بھی ان لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہوتا ہے۔ جو تقوےٰ اختیار کریں ابتدا میں قرآن کریم کے دیکھنے والوں کا یہ فرض ہے کہ جہالت اور حسد اور بخل سے قرآن شریف کو نہ دیکھیں بلکہ نورِ قلب کا تقوےٰ ساتھ لے کر صدق نیت سے قرآن شریف کو پڑھیں۔

دوسری شرط قبولیت دعا کے واسطے یہ ہے کہ جس کے واسطے انسان دُعا کرتا ہو اس کے لئے دل میں درد ہو اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ

تیسری شرط یہ ہے کہ وقتِ اصفیٰ میسر آوے۔ ایسا وقت کہ بندہ اور اس کے رب میں کچھ حائل نہ ہو۔ قرآن شریف میں جو لیلۃ القدر کا ذکر آیا ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہاں لیلۃ القدر کے تین معنی ہیں۔۔۔۔ لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقتِ اصفیٰ ہے۔ تمام وقت یکساں نہیں ہوتے۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ پوری مدت دعا کی حاصل ہو یہاں تک کہ خواب یا وحی سے اللہ تعالےٰ خبر دے۔ محبت و اخلاص والے کو جلدی نہیں چاہیئے بلکہ صبر کے ساتھ انتظار کرنا چاہیئے۔"

(الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۱ء)

اخبار احمدیہ

۔۔۔ ربوہ ۸ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ نزلہ کا بدستور زور ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اَللّٰهُمَّ آمِيْن

۔۔۔ ربوہ ۸ مارچ۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ جہلم کے جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں شرکت کی غرض سے آج صبح جہلم تشریف لے گئے ہیں۔

۔۔۔ ۸ مارچ بروز جمعہ بعد نماز مغرب ربوہ میں بیک وقت مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کی ہر زعامت کے زیر اہتمام اپنے اپنے حلقہ میں "تحریک جدید" کا جلسہ منعقد ہوگا جس میں ذیل کے موضوعات پر علماء سلسلہ تقاریر فرمائیں گے۔

(۱) تحریک جدید کی درپیش ضروریات اور ہمارا فرض

(۲) وقفِ زندگی کے روحانی فوائد و مدارج۔

(۳) سادہ زندگی کیوں ضروری ہے۔

خدام بھائیوں سے اپیل ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے جلسہ میں شریک ہو کر انہیں کامیاب کریں۔

ناظم تحریک جدید
مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

یوم مسیح موعودؑ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال تمام جماعتوں میں یوم مسیح موعودؑ کا جلسہ مورخہ ۲۴ مارچ بروز اتوار منعقد کیا جائے۔ تمام امرائے جماعت و پریذیڈنٹ صاحبان اس دن کے شایانِ شان جلسوں کا پروگرام بنائیں جلسوں کی رپورٹ نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ربوہ میں نماز عید الاضحیہ ۸ بجے ادا کی جائیگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز عید الاضحیہ کا وقت ۸ بجے صبح مقرر فرمایا ہے۔ نماز عید مسجد مبارک میں ادا کی جائے گی۔ احباب مقررہ وقت سے کچھ پہلے ہی مسجد میں تشریف لے آئیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۹ مارچ ۱۹۶۸ء

مساوات کا اسلامی اصول

(۲)

اس ضمن میں رسالہ البلاغ کے ایک مضمون میں فاضل مضمون نگار نے ایک لطیفہ بیان کیا ہے۔ جو یہاں نقل کیا جاتا ہے:۔

"لطیفہ ہے کہ ایک صاحب اپنے خاندان کی تعریف اس طور پر کر رہے تھے کہ گویا دنیا میں کوئی اس صفت کا خاندان نہ ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ ایک نوجوان جو بڑا حاضر جواب تھا مخاطب ہوا اور پوچھا؟

"حضرت! آپ کس کی اولاد سے ہیں؟

انہوں نے اپنے خاندان کے بزرگ کا نام بتایا۔ اس کے بعد ان بزرگ نے ان جوان سے دریافت کیا۔

"آپ کس خاندان سے ہیں؟"

نوجوان نے جواب دیا:۔

میں آدم علیہ السلام کے بھائی کی اولاد سے ہوں۔ انہوں نے تعجب سے دریافت کیا۔ کہ

"حضرت آدم علیہ السلام کے بھائی کون تھے؟"

اس پر نوجوان نے طیش میں آکر کہا۔

"جب حضرت آدم علیہ السلام کے کوئی بھائی نہ تھے۔ اور سب ایک ہی نسل سے ہیں۔ تو یہ ضرور کیوں کر میں خاں کی اولاد سے ہوں۔"

(البلاغ کراچی ص ۳۴)

الغرض اسلام نے انسانوں کی مساوات کا جو اصول آج سے چودہ سو سال پہلے بیان کر دیا ہے۔ اقوام متحدہ کی تحقیقاتی کمیٹی آج اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ اسلامی دنیا چودہ سو سال سے اصول مساوات پر عمل پیرا چلی آتی ہے۔ تاہم افسوس ناک امر یہ ہے کہ ابھی تک بعض اقوام ایسے امتیازات کی چنگل سے رہائی نہیں پا سکیں۔ آج بھی بہت سی اقوام ہیں جو اپنی نسلی فوقیت پر فخر و ناز کرتی ہیں۔ اور دوسرے انسانوں کو تحقیر کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ چنانچہ اس مرض میں ابھی تک خاصکر ہندو اور یہودی بری طرح مبتلا ہیں۔ اور ان قوموں میں خاصکر ہندوؤں میں یہ مرض اس خوفناک حد تک پہنچ گیا ہے کہ دوسرے انسانوں کا سایہ پڑ جانا بھی ان کو پلید کر دیتا ہے۔ چہ جائیکہ وہ ان کی کسی چیز کو چھونے کی جرأت کریں۔ اگرچہ آج بھارت نے اپنے دستور میں چھوت چھات کو جرم قرار دیا ہے۔ مگر عملاً خود حکومت کے ارکان بھی اس سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکے۔

حیرت ناک یہ امر ہے کہ آج جو اقوام اپنے آپ کو مہذب ترین سمجھتی ہیں۔ اس لحاظ سے ابھی پرلے درجہ کی مریض ہیں۔ رنگ دار اور گورے کا امتیاز نہایت گھناؤنی صورت میں رائج ہے۔ امریکہ اور برطانیہ جیسے ممالک میں محض رنگ و نسل کی وجہ سے خون کی ندیاں بہ جاتی ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے زیر اثر آج سیکولر مغربی حکومتوں میں قانوناً تو ایسے امتیازات کو ناجائز قرار دیا جا رہا ہے۔ مگر عملاً جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ ناگفتہ بہ ہے۔ سفید لوگ کالوں سے جو سلوک کر رہے ہیں۔ اخبارات میں ان کا حال پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اس سے بھی حیرت ناک امر یہ ہے کہ ان اقوام میں مذہبی تعصب بھی نہایت پست حالت تک موجود ہے۔ یہ لوگ زبانی تو مسیحی اخلاق کا ورد کرتے ہیں۔ مگر اس دین سے سخت بیر رکھتے ہیں۔ جس نے دنیا کو مساوات انسانی کا وہ واضح اصول دیا ہے؟؟

جنوں خبط۔ ہیجان لیکر اٹھو

جنوں خبط۔ ہیجان لے کر اٹھو
اٹھو جوشِ ایمان لے کر اٹھو

ہیں سونی پڑیں چار سو وادیاں
پھر آیاتِ قرآن لے کر اٹھو

الٹنا ہے صحرا کا تختہ اگر
تو سانسوں میں طوفان لے کر اٹھو

اٹھو حق و باطل میں پھر چھڑ گئی
ہتھیلی پہ پھر جان لے کر اٹھو

مسیحاؑ نے بخشی نئی زندگی
نئے عزم و ارمان لے کر اٹھو

نہ قیصر رہے اور نہ کسریٰ رہے
صحابہؓ کے اوسان لے کر اٹھو

مسیحاؑ نے بخشا ہے تنویر جو
وہی حسن و احسان لے کر اٹھو

تنویر

جس کی تھوڑی سی تشریح ہم نے اوپر کی ہے۔ یہاں تک کہ اس کا نام و نشان مٹا دینا چاہتے ہیں۔ اسلام جس نے ہر قسم کے امتیازات کی جڑ کاٹ دی ہے۔ اس کو یہ مہذب کہلانے والی اقوام اپنی دانست میں اپنی تہذیب پر ایک داغ خیال کرتی ہیں۔ نعوذ باللہ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ اقوام خود پرلے درجہ کی بداخلاق ہیں۔ اور فحاشی تک کو اپنی سوسائٹی میں جائز سمجھنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ مادیات کے پجاری اقوام اسلام کے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کے اصول کو کس طرح پسند کر سکتی ہیں۔ تقویٰ اور خدا خوفی ان کے نزدیک سب سے بڑا جرم ہے۔ لیکن اس میں ان اقوام کا اتنا قصور نہیں جتنا خود ان لوگوں کا ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ امانت سپرد کی ہے۔ وہ دین سے بالکل عاری اور بے خدا تہذیب سے متاثر ہوتے جا رہے ہیں۔ مادہ پرستی نے نفس امارہ کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ تاہم عقل نے ان کو بعض دینی حقائق کے نزدیک ضرور کر دیا ہے۔ خواہ وہ ابھی وہ یہ نہیں جانتے کہ بغیر مذہبی اور اخلاقی اقدار کو بیدار کئے ان اصولوں پر کماحقہ عمل نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ گو اقوام متحدہ نے مساوات کے اصول کو عقلاً مان لیا ہے مگر اس اصول کی سب سے زیادہ خلاف ورزی وہی اقوام کر رہی ہیں۔ جو اقوام متحدہ کی کرتا دھرتا ہیں۔ لیکن وہ دن دور نہیں جب ان کی عقیدت کا کھوکھلا پن اچھی طرح واضح ہو جائے گا۔ اور ان کو یقین آ جائے گا کہ سوائے ایمان باللہ کے اچھے سے اچھا اصول بھی زیر عمل نہیں لایا جا سکتا۔ اور بغیر خوف خدا کے بڑی بڑی دانشوری بھی ان کو راہ راست پر گامزن نہیں کر سکتی۔

یہ فرض جماعت احمدیہ کا ہے کہ وہ صحیح مذہبی روح کو دنیا میں بیدار کرے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

آ رہا ہے اس طرف احمد یورپ کا مزاج

بالآخر ان کو اسلامی اصولوں کی برتری تسلیم کرنا ہی پڑے گی۔ اور ان کو ماننا پڑے گا کہ جس دین کو وہ ہیچ کہنا چاہتے ہیں وہی ان کو اس عذاب الیم سے بچا سکتا ہے۔ جس میں انہیں نری عقیدت نے مبتلا کر دیا ہے۔ یہ ہونا ہے اور ہو کر رہے گا۔ انشاء اللہ

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

فریضۂ حج کے بنیادی مقاصد

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

228

(۱)

حج کے لفظی معنی عربی زبان میں کسی مقام کی زیارت اور قصد کرنے کے ہیں لیکن اسلامی اصطلاح میں ہر مسلمان جس کو مالی توفیق اور جسمانی صحت و حفاظت سے نوازا گیا ہو اس کا مکہ معظمہ میں جا کر خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کی پہاڑیوں کا طواف کرنا اور مکہ مکرمہ سے نو میل پر عرفات کے میدان میں وقوف کر کے دعا کرنا اور پھر واپسی پر مزدلفہ کے مقام پر قیام کر کے ذکرِ الٰہی اور عبادت کرنا اور بعد ازاں مکہ سے منیٰ کے مقام پر قربانی کرنا ہے اور یہ حج مخصوص تاریخوں میں ہوتا ہے جو ماہ ذوالحجہ کی آٹھویں نویں اور دسویں تاریخ میں ہوتا ہے۔ حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رُکن ہے اس کا مقصد صرف مقدس اور تاریخی مقامات کی زیارت ہی نہیں ہے جس کے ساتھ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بابرکت اور ناقابلِ فراموش مقدس روایات وابستہ ہیں جو بلاشبہ ہر مسلمان کے دل میں عقیدت۔ محبت۔ فدائیت اور والہانہ جذبہ پیدا کرتی ہیں۔ حج ایک ایسی عاشقانہ عبادت ہے جو تزکیۂ نفس کے لئے بہترین وسیلہ ہے۔ حج کے جملہ احکام اور ترتیب دراصل خدا تعالےٰ کی ہستی کا اعتراف ہے اور اس کے احکام کی اطاعت کا اقرار ہے۔ اپنے گناہوں اور غلطیوں کو تسلیم کر کے خدا تعالےٰ کی رضا کے حصول کی کوشش ہے جبکہ فرزندانِ اسلام خدا تعالےٰ کے حضور رقّت اور سوز سے اپنی باطنی کیفیت کا ان الفاظ میں اظہار کرتے ہیں:۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ
لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ
وَالنِّعْمَةَ لَكَ
وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ

حاضر ہوں آپ کے احکام کی اطاعت کے لئے میرے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں یقیناً تو ہی ہر تعریف اور نعمت کا مستحق ہے۔ ساری بادشاہت تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

جس وقت ایک مسلمان یہ الفاظ کہتا ہے اس کی حالت کا نقشہ لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ حقیقت ہے کہ الفاظ بالا میں اسلام کا بہترین خلاصہ بیان کیا گیا ہے اور اس سے بہترین الفاظ کا انتخاب ممکن نہیں۔ گویا عاشق اپنے معشوق کے گرد طواف کرتا ہے۔ اور والہانہ جذبہ کے ساتھ مرغِ بسمل کی طرح تڑپتا ہے۔ اس قسم کے مخلصانہ رُوح کے ساتھ جو حج کیا جاتا ہے اس کے متعلق حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ
يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ
رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ
اُمُّهُ۔"

یعنی جس نے صرف رضاءِ ربانی کے لئے حج کیا اور ہر قسم کے خیالات بد اور فسق و فجور سے پرہیز کی اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے آج ہی اس کو اس کی والدہ نے جنا ہے۔

یعنی ایسا شخص معصوم ہو جاتا ہے گویا کہ حج انسان کو اخلاقِ حسنہ کا حامل بنا دیتا ہے۔ اور یہ فریضہ و عبادت اس کا پلٹ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حج کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی ایک عبادت حج کی ہے مگر حج ایسا نہیں چاہیئے کہ حرام حلال کا جو روپیہ جمع ہوا ہو اس کو لے کر انسان سمندر کو چیرتا ہوا رسمی طور پر حج کو پورا کر آوے اور اس جگہ کے کہلانے والے جو منہ سے کہلاتے جاویں وہ کہہ کر واپس آجاوے اور ناز کرے کہ میں حج کر آیا ہوں۔ خدا تعالےٰ کا جو مطلب حج سے ہے وہ اس طرح پورا نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ سالک کا آخری مرحلہ یہ ہے کہ وہ انقطاع نفس کر کے تعشق باللہ اور محبتِ الٰہی میں غرق ہو جاوے۔ عاشق اور محبّ جو سچا ہوتا ہے وہ اپنی جان اور دل قربان کر دیتا ہے اور بیت اللہ کا طواف اس قربانی کے واسطے ایک ظاہری نشان ہے جیسا کہ ایک بیت اللہ نیچے زمین پر ہے ایسا ہی ایک آسمان پر بھی ہے۔ جب تک آدمی اُس کا طواف نہ کرے اس کا طواف بھی نہیں ہوتا۔ اس کا طواف کرنے والا تو تمام کپڑے اتار کر ایک کپڑا بدن پر رکھ لیتا ہے لیکن اس کا طواف کرنے والا بالکل نزع ثیاب کر کے خدا کے واسطے ننگا ہو جاتا ہے۔ طواف عشاق الٰہی کی ایک نشانی ہے عاشق اسکے گرد گھومتے ہیں گویا ان کی اپنی مرضی باقی نہیں رہی وہ اس کے گرداگرد قربان ہو رہے ہیں۔"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

(۲)

فریضہ حج جہاں عبادت ہے جس کے ذریعہ ایک مسلمان اپنے گناہوں اور آلائشوں کو کلیتہً دھو دیتا ہے اور خدا تعالےٰ کے حضور وہ مقبول و محبوب بن جاتا ہے وہاں فریضۂ حج سے مسلمانوں کی عالمی اخوت کا ہر سال احیاء ہوتا ہے۔ مذہب اسلام قومیت اور رنگ و نسل کے امتیاز کو جائز قرار نہیں دیتا بلکہ اس نظریہ کو تنگ نظری پر محمول قرار دیتا ہے۔ کیونکہ یہ امتیاز نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کرتا ہے اور باہمی جنگ و جدال میں ممد ہوتا ہے۔ حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآنی ارشادات کی روشنی میں متعدد ارشادات رنگ و نسل کے امتیاز کے خلاف فرمائے ہیں اور اخوت اسلامیہ کو بین الاقوامی سطح پر لانے کے لئے پُرزور تاکید فرمائی ہے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ مسلمانوں نے خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کے ان ارشادات کو نظر انداز کر دیا اس کے المناک نتائج آج ہمارے سامنے ہیں۔ آج مسلمانوں کا سب سے بڑا داخلی فتنہ باہمی انتشار ہے۔ ایسا انتشار جو ہماری ذلّت اور رسوائی کا باعث بن چکا ہے۔ تاریخِ اسلام کے اوراق اس امر پر شاہد ناطق ہیں کہ جب بھی انہوں نے کوئی متحدہ محاذ قائم کیا دنیا کی تمام طاقتیں اور حکومتیں ان کے سامنے سرنگوں ہو گئیں۔ حج کا فریضہ مسلمانوں کی داخلی قوت اور باہمی اخوت کا بھی مظہر ہے جبکہ مسلمان دنیا کے ہر خطّے اور کونے سے ایک ہی مرکز اور مقام پر حاضر ہوتے ہیں ایک ہی لباس کے ساتھ وہ صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کا طواف کرتے ہیں۔ وہاں ہر شخص اپنے آپ کو ایک ہی رنگ میں رنگین کر لیتا ہے چاہے وہ کسی رنگ و نسل اور قومیت کا ہو استعماری حکومتوں نے اسلام کی طرف منسوب ہونے والی اقوام کے اندر اختلافات کی خلیج کو اور وسیع کیا جس کے نتیجہ میں مسلمان ممالک بھی آپس میں متصادم ہو گئے اور وہ طاقت جو دوسروں پر جلنی چاہیئے تھی اس نے جلتی پر تیل کا کام دیا اور غیروں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ آج دنیائے اسلام کے تعمیری دماغ بھی صرف اس لئے مفلوج ہو کر رہ گئے کہ عالمی اخوت اسلامیہ باہمی انتشار سے

تقریباً ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ اگر فریضۂ حج کی بنیادی غرض و غایت کو عملی رنگ دیا جاتا تو آج عالمِ اسلامی کی اور ہی حالت ہوتی۔ غیر مسلمین محققین بھی فریضہ حج کی افادی اہمیت کا اعتراف کرتے ہیں۔ چنانچہ مشہور لبنانی مسیحی مؤرخ ڈاکٹر ھٹی (HITTI) اپنی مشہور تصنیف "تاریخ العرب" میں فریضہ حج کی فلاسفی کے ضمن میں تحریر کرتا ہے:-

"وَلَا يَزَالُ الْحَجُّ عَلَى كَرِّ الْعُصُوْرِ نِظَامًا لَا يُبَارَى فِيْ تَشْدِيْدِ عُرَى التَّفَاهُمِ الْإِسْلَامِيِّ وَالتَّأْلِيْفِ بَيْنَ مُخْتَلَفِ طَبَقَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ.... ..... وَلَا شَكَّ أَنَّ الْإِجْتِمَاعَ فِيْ مَرَاسِمِ الْحَجِّ أَيُّ خِدْمَةٍ كُبْرَى فِيْ هٰذَا السَّبِيْلِ"

یعنی بلاشبہ فریضہ حج باوجود صدیوں کے گزرنے کے مسلمانوں کے مختلف طبقات میں باہمی تعلقات کے استوار کرنے میں بطور بنیاد کے کام کر رہا ہے۔ حج کے ایام میں یہ اسلامی اجتماع اس غرض کے لئے عظیم خدمت سرانجام دے رہا ہے۔

قرآن کریم نے حج کے فوائد کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔

"لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ"

تاکہ حجاج (فریضہ حج) کے فوائد دیکھ سکیں۔ لفظ منافع میں اللہ تعالیٰ نے ان اجتماعی۔ دینی اور دنیاوی فوائد کو بیان کیا ہے جو فریضۂ حج کے ذریعہ سے مقصود ہیں۔

الغرض فریضۂ حج علاوہ عبادت کے مختلف ممالک اور اقوام کے مسلمانوں کو ایک اپنے مرکز میں اکٹھے کر کے اسلام کی عالمی اخوت کا احیاء کرتا ہے اور آپس میں ملنے اور باہمی تعلقات کے قیام اور عالمِ اسلامی کی مشکلات پر غور کرنے اور ان کا ازالہ کرنے کا ایک سنہری موقع مہیا کرتا ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

اعتبارِ وفا

فقیہِ شہر کی باتوں کا اعتبار نہ کر
تمیزِ نیک و بد و فرقِ نور و نار نہ کر

ہر ایک بات کا معیار ہے فریبِ نظر
نگاہِ شوق کو گرویدۂ بہار نہ کر

ترے حضور کسے جرأتِ ثواب و گنہ
مرا حساب نہ لے مجھ کو شرمسار نہ کر

خیالِ یار سے روشن ہے ظلمتِ شبِ غم
مجھے سحر کی تجلی سے ہمکنار نہ کر

خرد سے اُٹھ نہ سکے گا یہ بارِ رازِ جنوں
خرد کو یوں سرِ میداں ذلیل و خوار نہ کر

نفس نفس میں نہاں ہے تغیرات کی رَو
کوئی مقام، کوئی راہ استوار نہ کر

نظامِ عشق جہانِ خراب کی ہے اساس
ہر ایک اہلِ جنوں کو سپردِ دار نہ کر

وہ کون لوگ ہیں منزل جنہیں بلاتی ہے
مجھے تو حکم ملا ہے کہیں قرار نہ کر

اگر کسی کی جفا ہے خلوص کا باعث
نسیم اپنی وفاؤں کا اعتبار نہ کر

(نسیم سیفی)

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

مرکز کی طرف سے بار بار اعلان کے باوجود ابھی تک متعدد مجالس خدام الاحمدیہ نے سالِ رواں (۶۸-۶۷ء) کے لئے اپنے مشخصہ بجٹ مرکز کو ارسال نہیں کئے۔ قائدین حضرات کو چاہیئے کہ اپنی اپنی مجلس کا جائزہ لیں۔ اگر بجٹ مرکز کو نہیں بھجوایا گیا تو جلد ارسال کریں۔

اس بات کا بھی اہتمام کریں کہ تمام وصول شدہ رقوم ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز کو ارسال کر دی جائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

عید۔ بچے اور عیدی

سب بچوں کو عید مبارک ہو۔ اس موقعہ پر آپ کو انشاء اللہ کچھ نہ کچھ رقم عیدی کے طور پر ملے گی۔ اسے خرچ کرنے سے پہلے ذرا سوچ لیجئے:-

(۱) اگر آپ نے اس سال کا چندہ وقفِ جدید ابھی تک ادا نہیں کیا تو پہلے اسے ادا کر لیں۔

(۲) اگر آپ کے پاس اطفال کے نصاب کی کتابیں "کامیابی کی راہیں" موجود نہیں ہیں تو انہیں اب ضرور لیں۔

(۳) اگر آپ کے گھر میں بچوں کا رسالہ تشحیذ الاذہان نہیں منگوایا جاتا تو اس رسالہ کے خریدار بن جائیں۔

اور اگر آپ ان تینوں شرطوں کو پورا کر چکے ہیں تو پھر اپنی عیدی کی رقم کو اپنے والدین کی اجازت سے جیسے چاہیں خرچ کریں۔

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بجٹ فارم انصار اللہ

جملہ مجالس انصار اللہ کی طرف سے بجٹ فارم پُر ہونے کے بعد جنوری ۶۸ء کے آخر تک مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں تھے لیکن ابھی تک خاصی تعداد ایسی مجالس کی ہے جنہوں نے بجٹ فارم بعد تکمیل واپس نہیں کئے۔ عہدیداران مہربانی کر کے اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور اپنی مجلس کا بجٹ بھجوا دیں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

احمدی بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رسالہ تشحیذ احمدی بچوں کی تربیت کے لئے بے حد مفید ثابت ہو رہا ہے۔ مربیان اور دیگر عہدیدارانِ اطفال کو چاہیئے کہ وہ تشحیذ کے زیادہ سے زیادہ نئے خریدار بنائیں نیز بچوں کو اس کے مطالعہ اور اس میں کثرت سے مضامین وغیرہ بھجواتے رہنے کی تحریک کریں۔ جزاکم اللہ

سال بھر کے کُل رسالوں کی قیمت صرف پانچ روپے ہے تاہم غرباء اور مستحقین کے لئے قائدِ مجلس کی سفارش پر قیمت میں معقول رعایت ہو سکیگی۔

(ایڈیٹر تشحیذ الاذہان۔ ایوانِ محمود۔ ربوہ)

احمدی نوجوان اور خدمت خلق:- خدام الاحمدیہ کا ایک اہم مقصد احمدی نوجوانوں میں خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا کرنا اور اسے روزمرہ زندگی میں ایک مستقل حیثیت دینا ہے۔ ہر خادم کو اس امر کا جائزہ لینا چاہیئے کہ اس کا وجود اپنوں کے لئے اور غیروں کے لئے کس حد تک باعثِ فلاح و برکت ہے۔

(مہتمم خدمتِ خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نازک مستقبل کا تقاضا

(مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سفر یورپ سے واپس تشریف لا کر جب تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرمایا تو جماعت کو ان حقیقت آمیز الفاظ سے خطاب فرمایا۔

آئندہ پچیس تیس سال

"میں نے ابھی بتایا ہے کہ پچیس تیس سال جہاں ان اقوام کے لئے بڑے نازک ہیں ہمارے لئے بھی یہ سال بڑے نازک ہیں۔ یہ زمانہ ہمارے لئے انتہائی نازک ہے اس لئے کہ اس زمانہ میں ہماری ترقی کے بہت سے دروازے کھل رہے ہیں اور کھلیں گے۔ انشاء اللہ"

(الفضل ۳ مارچ)

اس ولولہ انگیز اور ایمان افروز خطاب میں حضور نے مذکورہ نازک مستقبل کا تقاضا بھی بیان فرمایا چنانچہ فرمایا:۔

"اس دن سے قبل اپنے رب کی رضا کو کو موتی لئے ہوئے اور اس کو پانے کے لئے ان قربانیوں کو اس کے قدموں پر جا کر لا رکھو گے جن کا وہ آج مطالبہ کر رہا ہے۔ جن کا مطالبہ آج وقت کی ضرورت کر رہی ہے۔ جن کا مطالبہ آج یورپین اور دوسری دنیا کی اقوام کے حالات کر رہے ہیں"۔

آج اقوام عالم کے حالات امروز زمانہ کی مقدس جماعت سے جن قربانیوں کا مطالبہ کر رہے ہیں ان کی داغ بیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حسین حیات میں ہی ڈالی جا چکی تھی جب کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"تحریک جدید کا جہاد کبیر وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کے دین کو احیاء کے لئے اور اس کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے اس میں حصہ لیا اور یہی وہ پانچ ہزاری فوج ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کی پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ لے رہی ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزاری فوج

پانچ ہزاری فوج کے سپاہی جس کی خوشخبری اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دی اور جس نے اسلام کے اشاعتی نظام کو مستحکم بنیادوں پر قائم کر دیا۔ وہ سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تشریح کے مطابق وہی مخلصین ہیں جنہوں نے تحریک جدید کے جہاد کبیر میں احیاء اسلام اور اس کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق ان مخلصین کی مساعی کو شرف قبولیت بخشا اور تحریک جدید کے اجراء کے چند سال بعد ہی اپنے اور بیگانے تحریک جدید کی برکات اور اس کی افادیت کا مشاہدہ کرنے لگ پڑے۔ چنانچہ ذیل میں جماعت کی چند واجب الاحترام ہستیوں کے مشاہدہ کا نچوڑ پیش کیا جاتا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"تحریک جدید کے چندے سے وہ کام ہو رہے ہیں جو تبلیغ اسلام کے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں"۔

ایک اور موقعہ پر حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"پس یہ ایسی چیز ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ نے تم کو فخر بخشا ہے کہ اس میں تمہارے ساتھ کوئی شریک نہیں"۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"دوست جانتے ہیں کہ اس تحریک کے ذریعہ دنیا کے بہت سے ممالک میں عیسائیت کا زبردست۔ خوشکن اور کامیاب مقابلہ کیا جا رہا ہے"

سیدنا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"تحریک جدید ایک اہم صیغہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے بیرونی ممالک میں اسلام کی تبلیغ ہوتی ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی ساکھ دنیا میں بڑھ رہی ہے"۔

اہم سوالات؟

229

جیسا کہ ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ تحریک جدید کو جب واقعی ایک صدقہ جاریہ کی حیثیت حاصل ہے اور اس سے جماعت کو دنیا میں امتیازی مقام حاصل ہوا ہے۔ اور اس نظام کے تحت عیسائیت کا زبردست خوشکن اور کامیاب مقابلہ کیا جا رہا ہے اور اس نظام سے دنیا میں جماعت کی ساکھ بڑھ رہی ہے تو پھر یہ سوالات پیدا ہوتے ہیں کہ جماعت کے ایک طبقہ کی طرف سے اس کی خاطر پورے جوش و خروش کے ساتھ مالی قربانی کیوں پیش نہیں کی جا رہی؟ کیوں بعض دوستوں کی طرف سے اسے تعلق چندہ کہہ کر مؤخر کر دیا جاتا ہے؟ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے تائیدی ارشاد کے باوجود کیوں بعض لوگ معیاری قربانی پیش کرنے سے محروم ہیں اور بعض احباب کیوں اپنی سابقہ قربانیوں پر ہی قناعت کر بیٹھے ہیں؟ کیا انہیں اپنے محبوب امام رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ یاد نہیں رہے جو حضور نے ۱۹۵۷ء کے جلسہ سالانہ میں فرمائے تھے؟

"اس کے بعد میں تحریک جدید کی طرف جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ جوں جوں کام بڑھتا چلا جاتا ہے اس کے مطابق تدبیر بھی بڑھتی چلی جانی چاہیئے"۔

ایک نہایت ہی اہم نکتہ کو جماعت کے طبقہ نے نہ سمجھا اور اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی انعامات اور مالک غیر میں جماعت کی فتوحات کی خوشی میں وہ "مالی تدبیر" کو کسی حد تک فراموش کر بیٹھے۔ جس کا ذکر ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو حسب ذیل الفاظ میں کس قدر افسوس کے ساتھ بوں کرنا پڑا فرمایا:۔

"لیکن ہماری مالی قربانیوں کی رفتار اتنی نہیں رہی جتنی کہ ہماری فرد رقوں کے بڑھنے کی رفتار تھی"۔

حرف آخر

اس میں کوئی شک نہیں کہ تحریک جدید کے کارناموں پر احباب جماعت کو بجا طور پر فخر کرنے کا حق حاصل ہے لیکن جذبات کی رو میں یہ کہ اصل نکتہ کو فراموش کر دینا اپنی سابقہ قربانیوں کو رائیگاں کرنے کا موجب ہوگا۔ اس لئے تحریک جدید کی قربانیوں کے سلسلہ میں ہمیں اپنے محبوب امام کے اس بروقت انتباہ کو کہ

"یہ زمانہ ہمارے لئے انتہائی نازک ہے"

صرف حرف آخر سمجھتے ہوئے اشاعت اسلام کی اس عالمگیر مہم کی خاطر شایان شان قربانیاں پیش کرنی چاہئیں۔ اب چھوٹی چھوٹی اور حیثیت سے کم قربانی پر قناعت کرنے کا وقت نہیں رہا۔ انتہائی نازک مستقبل انتہائی قربانیوں کا تقاضا کرتا ہے اور انتہائی قربانیوں سے ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا کام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل ابل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا"۔

؎ عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوت اسلام نہ ہو

درخواست دعا

خاکسار کی بھاوج صاحبہ والدہ عزیز حبیب اللہ صاحب قریشی چند بیماریوں اور صدمہ کی وجہ سے کافی دنوں سے دماغی امراض میں مبتلا ہیں۔ ہر وقت بولتی رہتی ہیں۔ سب عزیز و اقارب بڑے پریشان ہیں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(شیخ رشید احمد کارکن ٹی۔ آئی کالج ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اعلانِ شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر ہذا قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

۱۳۷۰۳ سید محمد سرور ولد سید عبد المنعم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کرکبی ڈاک خانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق انجمن قادیان وصیت کرتا ہوں۔

(۱) ایک مکان واقعہ موضع کرکبی سونگھڑہ جس کی مالیت تقریباً چھ ہزار روپے ہے۔ یہ جائداد چار بھائیوں اور تین بہنوں میں مشترک ہے۔ (۲) زرعی زمین ۱/۲۵ ایکڑ جس کی مالیت مبلغ ۴۰۰/- (۳) ایک عدد ریڈیو جس کی موجودہ قیمت مبلغ ۱۰۰/- (۴) ایک پرانا سائیکل قیمت مبلغ ۱۵۰/-

اس کے علاوہ میری موجودہ تنخواہ مبلغ ۳۵۳/- ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں آئندہ کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: سید محمد سرور۔ گواہ شد: عبد الدین احمد عفی عنہ ابن مولوی سید افضل الدین دفتر دفتر جدید قادیان دار الامان پنجاب۔ گواہ شد: عبد المصور ولد سید عبد المنعم صاحب مرحوم ساکن سونگھڑہ حال قادیان ۱۲/۹۸۔ گواہ شد: قاضی عطاء الرحمٰن صاحب ولد محمد سلیم صاحب عباسی محرر صدر انجمن احمدیہ قادیان ۲۲/۹۸

۱۳۷۰۵۱ بچن علی خان ولد محمد حسین قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر بیس سال تاریخ بیعت ۱۴ دسمبر ۶۷ء ساکن دیوریا نگر ڈاک خانہ سیمیریا واں ضلع بستی صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ آج مورخہ ۲۶/۹۸

میری اس وقت چھ ایکڑ جائیداد ہے جس کی کل قیمت قریباً دس ہزار روپیہ ہے اور ایک مکان جس کی قیمت قریباً ایک ہزار پانچ سو روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اس کی کل قیمت ساڑھے گیارہ ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد ۱۱۰/- روپیہ ہے اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ میں اپنی جائیداد سے تقریباً مبلغ سات سو روپیہ کی سالانہ غلہ پاتا ہوں۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو وصیت کرتا ہوں

العبد: موصی بچن علی خان ۲۶/۹۸۔ گواہ شد: سید موسیٰ ہاشمی ضلع پرجنی بہار۔ گواہ شد: بقلم خود نائک محمد بشیر آف پٹھانہ تیر۔ ضلع پونچھ جموں کشمیر سٹیٹ ۲۶/۹۸

۱۳۶۷۳ غلام محمد ولد مولوی غلام احمد ون۔ قوم مسلمان۔ پیشہ زمینداری ملازمت عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور مقیم کاٹھ پورہ۔ ڈاک خانہ یاڑی پورہ ضلع اسلام آباد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ جولائی ۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے جس کے میں ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ میری وفات پر جو بھی مزید جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حصہ دار ہوگی۔

مجھے گورنمنٹ سے بھی ماہوار ایک سو دس روپیہ تنخواہ ملتی ہے جہاں میں بطور اکونٹنٹ کام کرتا ہوں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنی آمدنی کی کمی بیشی کی صورت میں بھی چندہ وصیت ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ہے:

(۱) زمین آبی ۱۰ کنال قیمتی	..	۳۶۰۰	کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ آٹھ ہزار تین سو روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں
(۲) زمین خشکی ۲۴ کنال	..	۲۴۰۰	
(۳) مکان و کوٹھا پرانا	..	۸۰۰	
(۴) درخت آرے وغیرہ	..	۵۰۰	
(۵) متفرق جائیداد	..	۱۰۰۰	
	..	۸۳۰۰	

مبلغ (۱)

سابقون تحریک جدید

مجاہدین ربوہ

قسط سوم

		روپے
۱۔ حضرت قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج	..	۷۰۵
۲۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	..	۳۵۰
۳۔ حضرت مرزا برکت علی صاحب	..	۱۱۷
۴۔ مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی مع لواحقین	..	۱۶۷
۵۔ مکرمہ امۃ الرفیق بیگم ملک صاحب موصوف	..	۳۶
۶۔ مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر مع لواحقین	..	۳۰۰
۷۔ مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری مع لواحقین	..	۱۲۰
۸۔ " الحاج محمد فاضل صاحب صحابی	..	۲۷
۹۔ مکرمہ بیگم صاحبہ " " صحابیہ	..	۲۷
۱۰۔ مکرم پروفیسر شادت الرحمٰن صاحب کالج مع لواحقین	..	۱۹۴
۱۱۔ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب مع لواحقین	..	۱۱۱
۱۲۔ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے	..	۱۴۴
۱۳۔ مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم اے	..	۱۰۰
۱۴۔ " چوہدری اقبال احمد صاحب جالندھری مع لواحقین	..	۱۰۰
۱۵۔ " میاں سکندر خان صاحب	..	۱۲
۱۶۔ " محمد شریف صاحب سقہ	..	۱۰
۱۷۔ " فرزند علی صاحب	..	۱۱
۱۸۔ " محمد شریف صاحب ٹھیکیدار	..	۱۰
۱۹۔ " جیون صاحب سبزی فروش	..	۱۰
۲۰۔ " شیخ نذیر احمد صاحب سہگل	..	۱۶
۲۱۔ " سید عبد القیوم شاہ صاحب	..	۱۰
۲۲۔ " مولوی احمد حسن صاحب	..	۲۰
۲۳۔ مکرمہ صادقہ بیگم عبد الشاکر صاحب	..	۱۰
۲۴۔ " محمد بی بی چوہدری حاکم دین صاحب	..	۱۰
۲۵۔ " محمودہ بیگم بشیر احمد صاحب	..	۱۰
۲۶۔ " حمیدہ بیگم چوہدری نذیر احمد صاحب	..	۲۵
۲۷۔ " انوری بیگم صاحبہ گنگا پوری	..	۲۵
۲۸۔ " صدیقہ بیگم صاحبہ	..	۷۵
۲۹۔ " محمدی بیگم شیخ فضل احمد صاحب بشمولی والدہ مرحوم	..	۱۶
۳۰۔ مکرمہ غلام فاطمہ محمد ابراہیم صاحبہ	..	۱۲
۳۱۔ " خورشید بیگم محمود احمد صاحب	..	۵۰
۳۲۔ " امۃ النور بنت " "	..	۱۲
۳۳۔ " امۃ القدیر " " "	..	۱۲
۳۴۔ مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ٹھیکیدار	..	۱۰
۳۵۔ " چوہدری نذیر احمد صاحب سونگی	..	۵۱
۳۶۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری مرحوم	..	۶۲
۳۷۔ مکرم حکیم شیخ رحمت اللہ صاحب وکالت مال	..	۳۱
۳۸۔ مکرمہ رضیہ بیگم مرزا محمد یعقوب صاحب	..	۵۰
۳۹۔ مکرم پروفیسر عطاء الرحمان صاحب	..	۵۰
۴۰۔ مکرمہ ام الفضل بیگم ملک عبد العظیم صاحب	..	۱۵
۴۱۔ مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال نائب وکیل المال ۲ و الدین و بچگان	..	۵۰
۴۲۔ مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال	..	۱۳

(وکیل المال اول تحریک جدید)

العبد: غلام محمد ون ولد مولوی غلام احمد ون۔ ساکن آسنور۔ مقیم کاٹھ پورہ تحصیل کولگام ضلع اسلام آباد۔ صوبہ کشمیر۔ گواہ شد: عبد الرحمٰن نیاز ابن غلام محمد صاحب ون مورخہ ۱۳۱۶۵ ۔ گواہ شد: A. Hamid

V. Kath Para P.O. YARI PORA Kashmir

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پرامن تصفیہ کی کوششیں ناکام

صدر ناصر کا اعلان

قاہرہ ۷ مارچ۔ صدر ناصر نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے بحران کو سیاسی سطح پر حل کرنے کی تمام کوششیں ناکام ہو چکی ہیں اور اب اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے ہمیں دوسرے ذرائع اختیار کرنا پڑیں گے انہوں نے کہا کہ حالیہ جنگ میں ہمیں شکست ہوئی ہے۔ لیکن اس سے عربوں کے حوصلے پست نہیں ہوئے اور وہ دن دور نہیں جب ہم اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ صدر ناصر نے یہ بات مصر کی مسلح افواج کے افسروں سے ایک نامعلوم مقام پر خطاب کرتے ہوئے کہی۔ جون کی جنگ کے بعد صدر ناصر نے پہلی مرتبہ فوجی افسروں سے خطاب کیا۔

انہوں نے کہا کہ اسرائیل سے حالیہ جنگ میں ہمیں بہت سے تجربات حاصل ہوئے ہیں۔ جو تکلیف دہ ہونے کے باوجود ہمارے لئے بڑے مفید ثابت ہوں گے صدر ناصر نے کہا کہ ہمیں دوسروں کے تجربات سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے مثال کے طور پر ویٹ نام کے شہر ہوئے میں ۵۰۰ ویٹ کانگ چھاپہ ماروں نے ایک ماہ تک امریکی فوجوں کا مقابلہ کر کے فوجی تاریخ میں ایک سنہرے باب کا اضافہ کیا۔

امریکی فوج کی سپلائی لائن کاٹ دی گئی۔

سائیگون ۷ مارچ جنوبی ویٹ نام کے قومی محاذ نے اعلان کیا ہے کہ چھاپہ ماروں نے کھی سان پر قبضہ کرنے کے لئے تین طرف سے حملہ شروع کر دیا ہے اور مشرق اور مغرب کی جانب سے امریکی فوجوں کی سپلائی لائن کاٹ دی ہے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کھی سان کے علاوہ اس علاقہ میں دوسرے اہم امریکی فوجی اڈوں کو بھی گھیر لیا ہے اعلان میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ امریکی فوجیوں کی مزاحمت کمزور پڑتی جا رہی ہے ان کے بہت سے فوجی مرکزوں کو ملبہ کا ڈھیر بنا دیا گیا ہے۔ اور گزشتہ ۱۲ گھنٹہ کی شدید جنگ میں مرنے اور زخمی ہونے والے امریکیوں کی تعداد ایک ہزار تک جا پہنچی ہے۔

جنوبی ویٹ نام میں ویٹ کانگ گوریلوں اور شمالی ویٹ نام کی مسلح افواج کے حملوں کا تیسرے دور کا تیسرا دن تھا۔ کل چار صوبائی دارالحکومتوں پانچ ہوائی اڈوں اور چھ فوجی کیمپوں پر شدید حملے ہوئے۔ یہ حملے راکٹوں اور چھوٹی توپوں سے کئے گئے۔ سائیگون میں ایک امریکی ترجمان نے بتایا کہ گوریلوں اور شمالی ویٹ نام کی فوج کے حملوں سے شہری آبادیوں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ کل ہوئے شہر کے نواح میں بھی شمالی ویٹ نام اور امریکی فوجیوں میں جھڑپیں ہوتی رہیں۔ علاوہ ازیں امریکی بمباروں نے ہنوئی شہر سے چھ سو گز کے فاصلہ پر بمباری کی۔ ایک فینٹم طیارہ گرایا گیا۔

سائیگون میں سرکاری طور پر اس بات کا اعتراف کر لیا گیا ہے۔ کہ ویٹ نام کے ڈیلٹا میں سترہ میل کے علاقہ میں انتہائی سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ اور چھاپہ مار کھی سان اور دوسرے امریکی اڈوں پر سخت حملوں میں مصروف ہیں۔ ایک سرکاری ترجمان نے کہا کہ اب معلوم ہوتا ہے کہ چھاپہ مار کھی سان پر قبضہ کرنے کے لئے اپنا بھرپور حملہ شروع کر چکے ہیں ادھر جنوبی ویٹ نام کے سب سے بڑے فوجی اڈے کامران پر چھاپہ ماروں نے کل جو حملے کئے ان سے جو نقصان ہوا اس کی کچھ تفصیلات اب مل گئی ہیں ان کے مطابق امریکہ کے ۱۴ طیارے تباہ اور ۶ کو نقصان پہنچا اور اسلحہ کے ذخیرہ کو آگ لگ گئی

عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب پر
ہم اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں
عید مبارک
کا ہدیہ پیش کرتے ہیں
اللہ تعالیٰ سب کو اپنے خاص فضل کے ماتحت دائمی مسرتوں سے مالا مال فرمائے
منیجر جاسر دواخانہ رجسٹرڈ۔ گول بازار۔ ربوہ فون نمبر ۳۸

پاکستان ویسٹرن ریلوے

نوٹس

230

سرگودھا ریلوے سٹیشن پر ریفریشمنٹ روم (مشرقی و مغربی طرز کا مشترکہ) کا نیلام شرائط نیلام وغیرہ کی فروخت اور درخواستوں کی وصولی اور مندرجہ بالا نیلام جو ریلوے انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی میں ہوگا۔ کے سلسلے میں زرِ ضمانت کی ترسیل کی آخری تاریخ جس کا پہلے اعلان کیا گیا تھا اب ۱۳ مارچ ۱۹۶۸ء تک بڑھا دی گئی ہے۔

چیف کمرشل مینیجر

INF (P) 622

ٹنڈر نوٹس

محکمہ بالا دے کے ان منظور شدہ ٹھیکیداران سے مندرجہ ذیل کام کے لئے ملحقہ نمبر نوع ٹنڈر فارم درکار ہیں جنہوں نے ۱۹۶۸ء کے لئے اپنا نام تجدید اندراج سے متعلق فیس حسب ضابطہ داخل کرا دی ہو۔

تمام ٹنڈر مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۶۸ء کو گیارہ بجے دن دفتر میں زیر دستخطی بذاتِ خود اُن ٹھیکیداران یا اُن کے قانونی نمائندگان کی موجودگی میں جن کا بروقت حاضر ہونا ضروری ہے وصول کئے اور کھولے جائیں گے

۲۔ زیر دستخطی کو حق حاصل ہے کہ وہ کسی ایک ٹنڈر یا تمام کو بلا کسی وجہ کے منسوخ کر دے۔

۳۔ ٹھیکیداران کو متعلقہ ٹنڈر فارم ۱۳ مارچ ۱۹۶۸ء تک جاری کئے جائیں گے۔

۴۔ دیگر شرائط غیر متبدل ہیں

نمبر شمار	نام کام	زرِ تخمینہ	زرِ ضمانت	میعاد
۱۔	سیلاب شدہ شاہ راہ (میانوالی مظفر گڑھ روڈ) از میل ۲۶/۰ تا ۳۷/۵ (حصہ اوّل)	۱,۳۰,۰۰۰/- (ایک لاکھ تیس ہزار روپے)	۲۶۰۰/- دو ہزار چھ سو روپے	۳ تین ماہ
۲۔	ایضاً (حصہ دوم)	۱,۵۰,۰۰۰/- ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ	۳۰۰۰/- تین ہزار روپیہ	۴ چار ماہ
۳۔	مرمت خصوصی میانوالی مظفر گڑھ روڈ از میل ۷۹ تا ۹۰ ضلع میانوالی	۳,۵۰,۰۰۰/- تین لاکھ پچاس ہزار روپیہ	۷۰۰۰/- سات ہزار	۶ چھ ماہ
۴۔	کشادہ کرنا اور اصلاح کرنا ملاحد سرگودھا میانوالی روڈ (AB3: 2) از میل ۱۷۹ تا ۱۸۵	۲,۵۰,۰۰۰/- دو لاکھ پچیس ہزار روپیہ	۴,۵۰۰/- چار ہزار پانچ سو	۳ تین ماہ

دستخط مہتمم شاہراہ
میانوالی روڈ ڈویژن۔ میانوالی

INF (M) 303/68

ضرورت ملازم

ہمیں اپنے دواخانہ کے لئے ملازم کی ضرورت ہے پرائمری تک تعلیم ہونی ضروری ہے۔ دواخانہ کے کام سے شوق رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی سفارش سے درخواستیں ۲۰ مارچ تک بھجوائیں یا خود ملیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

منیجر ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ

دُنیا صبر کو بزدلی سمجھتی ہے لیکن صبر اور بزدلی میں بڑا بھاری فرق ہے

صابر جیسا بہادر کوئی نہیں ہوتا اور وہ کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَمَا تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ (آیۃ ۱۱۱) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"وَمَا تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ۔ اس میں بتایا کہ تم جو بھلائی کے کام کرو گے اسے تم خدا تعالےٰ کے حضور پاؤ گے یعنی تم یہ خیال مت کرو کہ یہ صبر کی تعلیم نقصان دِہ ہے۔ صبر کرنا اپنی ذات میں ایک بڑی نیکی ہے اور وہ تمہارے نیک اعمال میں اسی طرح شمار کی جاتی ہے جس طرح نماز اور روزہ وغیرہ۔ چونکہ گالیاں سن کر صبر کرنا ایک بڑا مجاہدہ ہے اس لئے فرمایا کہ جب اس کی جزا تمہیں قیامت کے دن ملے گی تو یہ ایک نیکی ڈھیروں ڈھیر ثواب کی صورت میں تمہارے سامنے آجائے گی۔ اور تم اسے دیکھ کر حیران ہو جاؤ گے۔ اور کہو گے کہ ہم نے تو کوئی ایسی نیکی نہیں کی جس کی اتنی بڑی جزا ہو۔ مگر خدا تعالےٰ کے نزدیک یہ نیکی اسی جزا کی مستحق ہوگی۔

حقیقت یہ ہے کہ دُنیا صبر کو بزدلی سمجھتی ہے اور اسی وجہ سے وہ اس نیکی سے محروم رہتی ہے۔ حالانکہ صبر اور بزدلی میں بڑا بھاری فرق ہے۔ صبر کے معنے یہ ہیں کہ وہ امور جن کی شریعت نے حد بندی کر دی ہے ہم اس کے اندر رہیں۔ ورنہ صبر کے یہ معنے نہیں کہ انسان اپنے حقوق چھوڑ دے یا اپنے مقاصد کو نظر انداز کر دے۔ حقیقی صابر اور بزدل میں فرق یہی ہے کہ صابر اس وقت صبر کرتا ہے جب شریعت کہتی ہے کہ صبر کرو۔ لیکن جہاں دین کے وقار اور اعزاز کا سوال آجائے وہ دُنیا کو دکھا دیتا ہے کہ اس جیسا بہادر کوئی نہیں اور وہ کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا لیکن بزدل کی یہ علامت ہوتی ہے کہ اس کا صبر شریعت کے احکام کے ماتحت نہیں ہوتا۔ وہ جو رویہ خود بخود اختیار کرتا ہے اس کا نام صبر رکھتا ہے لیکن اس کا انجام ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ صبر نہیں تھا بلکہ بزدلی تھی۔ صبر کے معنے یہ ہیں کہ اگر تمہیں کوئی گالی دے تو تم اسے گالی نہ دو۔ اگر کوئی تم پر ظلم کرے تو تم اس وقت تک ظلم کا جواب نہ دو جب تک شریعت تمہیں جواب دینے کی اجازت نہیں دیتی۔ لیکن صبر کے یہ معنے نہیں کہ تم اپنا دفاع چھوڑ دو اور دین کے معاملہ میں ذلّت برداشت کر لو۔ کیونکہ اس طرح بہادری اور دلیری نہیں بلکہ بزدلی پیدا ہو جائے گی اور بزدلی خوبصورتی نہیں بلکہ بدصورتی ہے۔ پس مومن کا کام یہ ہے کہ جہاں اُس کی قربانی کی ضرورت ہو وہاں قربانی کرے خواہ ساری دنیا اس کی مخالف ہو۔ اور جہاں شریعت کہے کہ خاموش رہو اور صبر سے کام لو وہاں خاموش رہے۔ مگر وہ اس لئے خاموش نہ رہے کہ دشمن طاقتور ہے۔ اور وہ اس سے ڈرتا ہے بلکہ اس لئے خاموش رہے کہ اس موقع پر خاموش رہنے کے لئے خدا تعالےٰ کہتا ہے ورنہ جسے ایک لمحہ بھر کے لئے بھی یہ خیال آتا ہے کہ دشمن طاقتور ہے اس لئے خاموشی اختیار کرنی چاہیئے۔ وہ بزدل ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی مقدس جماعت میں کوئی بزدل انسان شامل ہونے کے قابل نہیں ہوتا۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۱۱۵، ۱۱۶)

ولادت

میری ہمشیرہ قمر النساء اہلیہ طارق ہاشمی صاحب پروڈکشن انجینئر (ہیکو) لاہور کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۵ مارچ ۱۹۶۸ء کی شب کو ... لڑکی عطا فرمائی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ بچی کی سلامتی کو موجب خیر و برکت بنائے۔ آمین

(منور احمد انیس۔ دارالرحمت شرقی ربوہ)

درخواست دعا میری دادی صاحبہ محترمہ عرصہ سے بیمار ہیں احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں (خاکسار مقصود مبارک بھٹی ربوہ)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب

ربوہ ——— یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ ۷ مارچ ۱۹۶۸ء بروز جمعرات بعد نماز عصر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی صاحبزادی عزیزہ عتیقہ فرزانہ صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر امور عامہ کے صاحبزادے مرزا ادریس احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ نے جماعت احمدیہ کے ۶۰ ویں جلسہ سالانہ میں ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو پڑھا تھا۔ عزیزہ عتیقہ فرزانہ صاحبہ سلمہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی پوتی اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نواسی ہیں۔ اسی طرح مرزا ادریس احمد صاحب سلمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے، حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نواسے ہیں۔

۷ مارچ ۱۹۶۸ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عصر ۵ بجے شام کے قریب قصر خلافت کے عقب میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی کوٹھی پر تشریف لا کر (جہاں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد، حضور علیہ السلام کے بعض صحابہ کرام۔ صدر انجمن احمدیہ کے بعض ناظر صاحبان اور دیگر احباب جمع تھے) رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے بعد بارات حضور ایدہ اللہ کی سربراہی میں موٹر کاروں میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی کوٹھی واقعہ دارالصدر شرقی (نزد کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ) روانہ ہوئی۔ بارات کے وہاں پہنچنے پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دیگر افراد، بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر کثیر التعداد احباب نے حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی زیر سرکردگی بارات کا استقبال کیا۔ حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم صالح محمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے کی۔ بعد ازاں مکرم ناصر احمد صاحب شمس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

ادارہ الفضل شادی کی اس مبارک تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت مرزا عزیز احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ، محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو خاندان اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ احباب جماعت بھی رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

پی۔ ڈبلیو۔ ریلوے

ایگزیکیٹو انجینئر۔ I / ڈویلپمنٹ لاہور کو راولپنڈی میں سنٹرل ڈیزل بیک شاپ کی توسیع کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل درجہ دوم کے کاموں کے لئے کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۶۷ء پر مبنی پرسنٹیج ریٹ کے علیحدہ ٹنڈر مطلوب ہیں۔

(۱) ایک سلیٹر سکیل آفیسرز بنگلے کی تعمیر — تخمینہ لاگت =/ ۷۴,۰۰۰ روپے

(۲) (الف) کنٹین کی تعمیر

(ب) ٹاف کے لئے ریسٹ شیلٹر کی تعمیر — " =/ ۲,۱۰,۰۰۰ روپے

ہر کام ۹ ماہ میں مکمل کرنا ہوگا۔ زر ضمانت لاگت کا ۲ فیصد۔

ٹنڈر لازمی طور پر مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں جو ایگزیکیٹو انجینئر I / ڈویلپمنٹ لاہور کے دفتر سے چار روپے ادا کرنے کے بعد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر فارم مذکورہ بالا دفتر میں ۲۷ مارچ ۶۸ء سے ۸ اپریل ۱۹۶۸ء تک جملہ ایام کار میں فروخت کئے جائیں گے۔ ٹنڈر ایگزیکیٹو انجینئر I / ڈویلپمنٹ لاہور کے پاس ۱۰ اپریل ۱۹۶۸ء کو گیارہ بجے سے پہلے پہنچ جانے چاہئیں اور یہ اسی روز ساڑھے گیارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

پلیز، ٹنڈرل شرائط اور دیگر معلومات ایگزیکیٹو انجینئر I / ڈویلپمنٹ لاہور کے دفتر سے دیکھی یا حاصل کی جا سکتی ہیں۔

INFO 620